۲۵ شماروں کا یہ اشاریہ کئی طرح سے ترتیب دیا گیا ہے: بلحاظِ مصنفین، بلحاظِ مضامین، یا عنوانِ مقالہ اور بلحاظِ موضوعات، حمد و نعت کی فہرست کا اشاریہ الگ ہے۔ 'تبصرۂ کتب' کے اشاریے تین طرح کے ہیں: بلحاظِ مؤلف کتاب، بلحاظِ عنوانِ کتاب اور بلحاظِ تبصرہ نگار۔ بظاہر یہ بہت سے عنوانات مرعوب کن ہیں اور اس اُلٹ پھیر سے احساس ہوتا ہے کہ شاید اشاریہ بہت جامع ہے مگر اس طریقے سے پھیلاؤ زیادہ اور ضخامت بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ بایں ہمہ ایک متعین موضوع پر اور ایک ہی رسالے کے حوالے سے اشاریہ سازی کی یہ کاوش مفید ہے جسے ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن، پروفیسر محمد اقبال جاوید اور السیرۃ عالمی کے نائب مدیر سیّد عزیز الرحمٰن نے سراہا ہے۔ ہمارے خیال میں 'بلحاظِ موضوعات' والا حصّہ نظرثانی کا محتاج ہے۔ ص ۷۰ پر عنوان: 'اداریے' کوئی 'موضوع' نہیں ہے اور اس کے تحت جو ۲۵ حوالے دیے گئے ہیں، ان سب کے موضوعات الگ الگ ہیں۔ اسی طرح عنوان: 'تعلیماتِ نبویؐ' (ص ۴۷) کے تحت تقویٰ، جہاد، دعا اور رواداری جیسے عنوانات کو الگ الگ موضوع بنانا چاہیے تھا وغیرہ۔

● تیسرا اشاریہ ۱۹۸۰ء سے ۲۰۱۰ء تک سیرت کی ایوارڈ یافتہ اُردو کتابوں کا ہے۔ یہ محض فہرست کتب نہیں بلکہ کتابوں کے مختصر تعارف کے ساتھ ان پر تبصرہ بھی کر دیا گیا ہے۔ اسے توضیحی اشاریہ یا توضیحی فہرست کہہ سکتے ہیں۔ سیرت نگاری کے ایک متخصص اور اُونچے پائے کے عالم ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے 'تقدیم' میں اس کتاب کی جو تعریف کی ہے، وہ خاصی مبالغہ آمیز ہے۔ ہمارے خیال میں یہ بات درست نہیں کہ اس کتاب کے مرتبین کا کوئی خاص 'منہجِ تحقیق' ہے، یا وہ اپنے تبصروں میں کتاب کے موضوع یا ''اس کی ندرت و اہمیّت آنکتے ہیں''، یا وہ ''ماخذ مصادرِ اصلی و ثانوی سے بحث کرتے ہیں''۔ یا یہ کہ مبصرین کرام نے ہر کتاب کے تعارف و تبصرے میں زبان و بیان، حوالوں اور کتابیات اور اشاریوں پر بہت ''خوب صورت جملے لکھے ہیں''۔ تقدیم نگار واجب الاحترام ہیں۔ ہم مرتبین کتاب کے چند جملے پیش کرتے ہیں، (قلّابین میں تبصرہ ہمارا ہے): ● ''ہر کتاب پر تبصرے اور اس کے متعلّق معلومات کے حصول کے لیے اس کا حصول ممکن بنایا گیا ہے'' (ص ۲۱) [کیا خوب صورت جملہ ہے]۔ ● ''آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے'' (ص ۲۵)۔ [کتابیات تو بذاتِ خود ایک فہرست ہوتی ہے]۔ ● ''ماخذ کے حوالہ جات میں تحقیق کے مروجہ معیار